آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں
سامان سو برس کا ہے پل کی خبر نہیں
فکرِ آخرت
بیان
کوٹلی پیر عبدالرحمان باغبانپورہ لاہور
ازافادات
شیخ الحدیث والتفسیر
محمود الرشید حدوٹی
استاذ جامعہ اشرفیہ لاہور، پرنسپل جامعہ رشیدیہ
ناشر
ادارہ آبِ حیات ٹرسٹ
غوث گارڈن 2 جی ٹی روڈ مناواں لاہور کینٹ
0300-0321-9458876
Mahmoodhadoti@gmail.com

افادات: مولانا محمود الرشید حدوٹی حفظہ اللہ تعالیٰ

مضامین

بیان: جنازہ گاہ کوٹلی پیر عبدالرحمان باغبانپورہ لاہور

۳فروری ۲۰۱۸ء، ۱۷جمادی الثانی ۱۴۳۹ھ کی شام ہمارے بھائی، دوست، محبت رکھنے والے، شفقت فرمانے والے، بھائی فاروق صاحب کے والد گرامی، بھائی سعید احمد صاحب کے سسر حکیم محمد صدیق صاحب اس دار فانی سے کوچ کر گئے تھے، ان کی نماز جنازہ کے لیے ان کے بیٹوں نے فقیر سے کہا کہ نماز جنازہ آپ نے پڑھانی ہے، چنانچہ ان کے اصرار پر بندہ اپنے جامعہ رشیدیہ مناواں لاہور کے استاذ جناب قاری عمیر صاحب کے ساتھ شریک ہوا، جنازہ ۴فروری کی صبح ۹ بجے کوٹلی پیر عبدالرحمان باغبانپورہ لاہور کے قبرستان میں ادا کیا گیا، بندہ نے حاضرین کے سامنے کچھ شکستہ سے الفاظ میں آخرت اور فکر آخرت پر گفتگو کی، جسے افادہ عام کے لیے محفوظ کر لیا گیا تھا، اب اسے اپنے پڑھنے والوں کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جا رہی ہے۔ (محمود الرشید حدوٹی)

بسم اللّٰہ والصلاۃ والسلام علی رسول اللّٰہ

امابعد فاعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیمبسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وقال النبی ﷺ أَكْثِرُوا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ يَعْنِي الْمَوْتَ

صدق اللّٰہ العظیم وصدق رسولہ النبی الکریم

بزرگو بھائیو اور دوستو! آج حکیم صدیق صاحب دنیا سے آخرت کی طرف روانہ ہو رہے ہیں، یہ ایسا سفر ہے کہ جس پر ہر کسی کو روانہ ہونا ہے، دنیا کو ایک دن سب نے چھوڑنا ہے، یہ رہنے کی جگہ نہیں ہے، رہنے کی جگہ آخرت ہے، دنیا میں تو ہم مہمان ہیں، جس قدر اور جتنا وقت رب العالمین نے یہاں رہنے کے لیے لکھ دیا ہے اتنا وقت ہی ہم نے یہاں گزارنا ہے، اس سے ایک لمحہ زیادہ نہیں اور اس سے ایک لمحہ کم نہیں، وقت مقررہ پر سب نے جانا ہی جانا ہے۔

حضرت نبی کریم ﷺ کا ایک ارشاد گرامی مسلم شریف میں موجود ہے کہ جب بچہ ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے تو ایک فرشتہ رجسٹر لے کر وہاں حاضر ہوتا ہے، وہ چار چیزیں لکھتا ہے کہ اس شخص کی عمر کتنی ہوگی؟ اس شخص نے رزق کتنا کھانا ہے؟ یہ شخص نیک بخت ہوگا یا بد بخت ہوگا؟ یہ چار چیزیں لکھ کر فرشتہ چلا جاتا ہے، یہاں تک آتا ہے کہ وہ رجسٹر بھی وہیں چھوڑ جاتا ہے۔

جتنا رب تعالیٰ نے فرشتے سے لکھوا دیا ہے اس میں کمی بیشی نہیں ہوتی، اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی، جو وقت لکھ دیا گیا اس پر جانا ہی جانا ہے۔

انسان کو اس وقت تک موت نہیں آئے گی جب تک وہ اپنا رزق مکمل نہیں کر لیتا، اس وقت تک موت نہیں آئے گی جب تک انسان کا اپنا وقت پورا نہیں ہو جاتا، جب وقت پورا ہو جاتا ہے تو کوئی ڈاکٹر، کوئی حکیم، کوئی طبیب اسے نہیں بچا سکتا۔

میرے محترم دوستو! آخرت کا مسافر اپنے سفر پر رواں دواں ہوتا ہے، دیکھنے والوں کو پیغام دیتا ہے کہ دیکھو میں بھی کل تمہارے اندر زندہ تھا، تمہارے اندر اٹھتا بیٹھتا تھا، چلتا پھرتا تھا مگر آج تمہارے کاندھوں پر سوار جا رہا ہوں، تم آج اپنے قدموں پر چل رہے ہو اور کل تم نے دوسروں کے کاندھوں پر گورستان کی طرف روانہ ہونا ہے، اس لیے تیاری کر لو، تیاری کر کے آنا ہے۔

موت کی تیاری

موت کی تیاری کیا ہے؟ کہ انسان اپنی زندگی میں اللہ کے احکامات کو رسول کریم ﷺ کے طریقے کے مطابق پورا کرے، اللہ کے احکامات رسول کریم ﷺ

کے طریقے کے مطابق پورے ہوں گے تو انسان دنیا اور آخرت دونوں جہان میں کامیاب وکامران ہو جائے گا، ورنہ اپنی مرضی کے مطابق تو ابوجہل بھی اللہ کو مانتا تھا، اپنی مرضی کے مطابق تو ابولہب بھی اللہ کو مانتا تھا، کافر اپنی مرضی کے مطابق تو اللہ کو مانتے ہیں، آسمان، زمین، سورج، چاند ستارے پیدا کرنے والا اللہ ہی کو مانتے ہیں، مگر وہ نبی کریم ﷺ کی بتائی ہوئی تعلیمات کے مطابق اللہ کو ماننے کے لیے تیار نہیں اور نہ ہی وہ نبی کریم ﷺ کو ماننے کے لیے تیار ہیں، اسی طرح موت ایسی چیز ہے جس کا کسی کو آج تک انکار نہیں ہوا۔

مؤذن کی پنجگانہ دعوت

مؤذن پانچ وقت اللہ کی طرف بلاتا ہے، چوبیس گھنٹوں میں ہمیں اپنے کام کاج کرنے کے لیے زیادہ وقت دیا گیا ہے، جب کہ اللہ نے ان گھنٹوں میں سے مختصر سا وقت اپنی عبادت کے لیے فارغ کرنے کا حکم دیا ہے، مؤذن کی پکار یہی ہے کہ آؤ اللہ کی طرف، آؤ کامیابی کی طرف، آؤ نماز کی طرف، نماز کی طرف بڑھتے قدم اللہ کو بہت ہی محبوب ہیں، اللہ کی رضا کا پروانہ ملتا ہے، اللہ نماز پڑھنے والے سے خوش ہوتے ہیں۔

نماز تو بڑی عبادت ہے، اذان کو دیکھ لیں، سرکار دوعالم ﷺ نے فرمایا کہ مؤذن کی گردن قیامت کے دن سب سے اونچی ہوگی، فرمایا کہ اگر تمہیں اذان دینے کا اجر وثواب معلوم ہو جائے تو تم اذان دینے والی جگہ سے مؤذن کو ہٹا کر خود اذان دینے لگ جاؤ، مگر ایسا ممکن نہیں ہے، اس لیے تم لوگ اذان کہنے والے کے ساتھ ساتھ اذان کے کلمات کہتے رہو، جب اذان دینے والا اذان مکمل کر چکے تو تم مجھ پر درود شریف پڑھو اور اذان کی دعا پڑھو، میں بروز محشر تمہارے لیے سفارش کروں گا

نماز ذریعہ بخشش

اسی طرح نماز ہے، نماز بخشش کا ذریعہ ہے، اللہ سے ملاقات کا ذریعہ ہے، اللہ کے دیدار کا ذریعہ ہے، اللہ کی رضا کا ذریعہ ہے، جس شخص کو اللہ نے مال دیا ہے وہ صاحب نصاب ہے یعنی اس کے پاس ساڑھے باون تولے چاندی، یا ساڑھے سات تولہ سونا ہو، اس پر سال گزر جائے تو ایسے شخص پر زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے، وہ کرے گا تو اس کے مال میں برکت آئے گی، اس کا مال بڑھے گا، اگر اپنے مال میں سے زکوٰۃ نہیں دے گا تو اس کے مال پر دنیا میں بے برکت آئے گی اور آخرت میں اسے سزا دی جائے گی، یہی مال گنجے سانپ کی شکل میں اس پر مسلط کر دیا جائے گا۔

فریضہ حج کی ادائیگی

اسی طرح جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے اس قدر مال دیا ہے کہ اس کے پاس یہاں سے حرم شریف تک ٹکٹ کی رقم موجود ہے، واپسی ٹکٹ کی رقم موجود ہے، وہاں خرچ کرنے کے لیے رقم موجود ہے، واپسی تک گھر کے اخراجات کی رقم موجود ہے تو ایسے شخص پر زندگی میں ایک بار حج فرض ہے، اس کے لیے باقی کوئی بہانہ نہیں چلے گا کہ ابھی میری اولاد کی شادی سر پر ہے، ابھی شادیوں سے فارغ ہو کر حج کروں گا، وہ جتنا جتنا لیٹ کرتا جائے گا اتنا اتنا گناہ گار ہوتا جائے گا، اس لیے اللہ کو راضی کرنا ہے تو پھر بیت اللہ کے حج کی تیاری کرو۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب حاجی حج کرتا ہے اور اس دوران کوئی گناہ کا کام نہیں کرتا، کوئی لڑائی جھگڑا نہیں کرتا تو جب یہ شخص واپس لوٹے گا تو ایسے لوٹے گا کہ اس کے ذمہ کوئی گناہ باقی نہیں رہے گا، گویا کہ اس کی ماں نے آج ہی اسے جنم دیا ہے، اس لیے یہ بھی اللہ کو راضی کرنے کی تیاری ہے کہ مسلمان حج ادا کرے۔

ماہ رمضان کے روزے

اسی طرح اللہ کو راضی کرنے کا ایک اور طریقہ ہے کہ سال بعد ایک مہینے کے روزے رکھے، گیارہ ماہ خوب کھائے پیے اور سال میں ایک مہینہ روزے رکھے، روزے دار کی ادائیں اللہ کو بہت پسند ہیں، فرمایا کہ روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی روزہ کی جزا اور بدلہ ہوں، اس لیے یہ موقع ضائع نہیں کرنا چاہیے۔

اسی طرح اللہ کو راضی کرنے کے لیے قرآن کریم کی تلاوت کی جائے، قرآن کریم کے ایک ایک حرف پر اللہ تعالیٰ انسان کو دس نیکیاں عطا فرماتے ہیں، قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، یہ عام انسانوں کا کلام نہیں ہے، اس کی تلاوت کے بڑے فوائد ہیں

معاملات کی درستگی

اسی طرح کاروبار، تجارت اللہ کے حبیب ﷺ کی تعلیمات کے مطابق کرے، کوئی کھوٹ ملاوٹ والی چیز فروخت نہ کرے، اگر کوئی خراب چیز بیچنا ہے تو خریدار کو بتادیا جائے کہ اس چیز میں یہ یہ خرابی ہے، اگر خرابی بتادی گئی تو اس کے بعد اب خریدار خریدلے گا تو بیچنے والا قصوروار نہیں ہے۔

بیچنے والا، چیزیں بنانے والا ملاوٹ نہ کرے، دھوکہ نہ دے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ملاوٹ کرنے والا ہم میں سے نہیں ہے، دھوکہ دینے والا ہم میں سے نہیں ہے۔

کاروبار، معاملات، تعلقات غرضیکہ اپنی زندگی سنت رسول ﷺ کے مطابق بنائی جائے، پھونک پھونک کر قدم اٹھایا جائے، کوشش یہی کی جائے کہ مجھ سے کوئی ایسا کام نہ ہو جائے جس سے اللہ اور رسول اللہ ناراض ہو جائیں، اللہ اور رسول اللہ کے سامنے بروز محشر شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے، کوئی ایسا کام نہ ہو جائے جس سے دنیا میں نقد سزا مل جائے، حضرات صحابہ کرام سے کوئی خطا سرزد ہو جاتی تو

کوشش کرتے تھے کہ اسی دنیا میں بھگت لیں، کہیں آخرت میں سزا کا سامنا نہ کرنا پڑے، کیونکہ آخرت کی سزا دنیوی سزا کے مقابلے میں بہت سخت ہے۔

دینی مسائل علماء سے پوچھے جائیں

اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ اگر تمہیں کسی بات کا علم نہیں ہے تو اہل علم سے اس بارے میں سوال کرو، اہل علم سے پوچھو، اہل علم کو اللہ تعالیٰ نے بے علموں پر فضیلت اور شان عطا فرما رکھی ہے، اہل علم کا مرتبہ اور مقام بڑا ہے، اس لیے اہل علم سے پوچھ پوچھ کر چلنا چاہیے، کیونکہ ہم اس طرح کرنے سے آخرت کی درست طرح تیاری کر سکیں گے۔

دینی مسائل علماء کرام سے پوچھ پوچھ کر ان پر عمل کریں، جہاں تک ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی کوشش کریں، اپنی زبان سے ہمہ وقت اللہ کا ذکر کرتے رہیں، کوئی لمحہ ایسا نہ آئے جس میں ہماری زبان سے اللہ کا ذکر نہ ہو رہا ہو، ہماری زبان رطب من ذکر اللہ ہونا چاہیے، اس زبان سے کسی کو گالی نہ دی جائے، اس زبان کو غلط استعمال نہ کیا جائے، یہ زبان اللہ کی امانت ہے اس کو درست اور عمدہ مقاصد کے لیے استعمال کیا جائے۔

موت کا ذائقہ

میرے دوستو! اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں واضح فرمایا ہے کہ ہر جاندار کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے، اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ لذتوں کو توڑنے والی چیز کو بہت زیادہ یاد کرو، وہ لذتوں کو توڑنے والی چیز موت ہے، موت سے کسی کو چھٹکارہ نہیں ہے، اللہ تعالیٰ جانے والے کی بخشش فرمائے، آنے والی منزلیں آسان کر دے۔

دنیا کی زندگی کامیاب تب گزرے گی جب اللہ کے حکموں کو نبی کے طریقہ کے مطابق پورا کریں گے، اطمینان والی زندگی گزرے گی، آخری وقت ایمان پر موت آئے گی، کلمہ والی موت آئے گی۔

قبر میں کیا ہو گا؟

پھر جب قبر تک لے جایا جائے گا تو تدفین کے بعد چالیس قدم تک جب اعزہ اقربا اور رشتہ دار پیچھے ہٹ جائیں گے تو دو فرشتے قبر میں آئیں گے، ایک کا نام منکر ہے اور دوسرے کا نام نکیر ہے، دونوں خوفناک شکل والے فرشتے ہوں گے، ڈراؤنی شکلوں والے فرشتے ہیں، یہ میت کو قبر میں اٹھا کر بٹھاتے ہیں، سہارا دیتے ہیں، پھر میت سے تین سوال کرتے ہیں

پہلا سوال یہ ہوتا ہے کہ آپ کا رب کون ہے؟

دوسرا سوال یہ ہوتا ہے کہ آپ کے نبی کون ہیں؟

بلکہ ایک روایت میں یوں آتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی تصویر میت کو قبر میں دکھائی جاتی ہے کہ آپ ان کو پہنچانتے ہیں؟

تیسرا سوال یہ کیا جاتا ہے کہ تمہارا دین کیا ہے؟

جس آدمی کی زندگی اللہ اور رسول اللہ کے طریقوں کے مطابق گزری ہو گی وہ فر فر جواب دے دے گا یہ جی میرا رب اللہ ہے، میرے نبی حضرت محمد ﷺ ہیں، تصویر دیکھ کر کہے گا کہ یہ میرے نبی حضرت محمد ﷺ کی تصویر ہے۔

تیسرے سوال کے جواب میں کہے گا کہ میرا دین دین اسلام ہے۔

اب اس شخص کی زندگی بھی اچھی گزری اور آخری وقت بھی درست گزرا اور اب قبر کے اندر بھی کامیابی کی نوید سنادی گئی ہے۔

دلہن کی طرح سوجانے کا حکم

فرشتے اسے کہتے ہیں کہ اب تم دلہن کی طرح سوجاؤ۔

میں اس سے یہ مطلب سمجھا ہوں کہ دلہن کی طرح بے فکر ہو کر سوجاؤ، دلہن کو کوئی فکر و غم لاحق نہیں ہوتا، اسے اس کے شوہر کے علاوہ کوئی نہیں اٹھاتا، اس لیے وہ آرام سے قبر میں رہتا ہے، اب اسے قیامت کے دن اللہ ہی یہاں سے اٹھائے گا۔

اب اس شخص سے کہا جاتا ہے کہ قیامت تک آرام وراحت سے سوجاؤ، وہ کہتا ہے کہ میں واپس جا کر اپنے گھر والوں کو یہاں کے حالات بتانا چاہتا ہوں، اسے کہا جاتا ہے کہ یہاں آنے کے بعد کوئی جایا نہیں کرتا، آرام سے سوجاؤ۔

آرام وراحت کے ساتھ وہی سو سکے گا جس کی زندگی یہاں دنیا میں مشکلات سے دوچار رہی، اللہ اور رسول اللہ کی تعلیمات کے مطابق زندگی گزارتے ہوئے اسے حالات کا سامنا رہتا تھا، اس لیے کہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے، دنیا مومن کے لیے قید خانہ اور کافر کے لیے جنت ہے۔

یہاں اللہ کے احکامات کی پابندی کرتے ہوئے اسے مشقت اٹھانا پڑتی تھی، اسے طبیعت کے خلاف فیصلے کرنا پڑتے تھے، اسے نفس کی خواہشات کے خلاف کرنا پڑتا تھا، نفس اس کو سبز باغات دکھاتا تھا، جب کہ اللہ اور رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی تعلیمات اسے جنت کے حقیقی باغات کی طرف متوجہ کرتی تھیں، یہ آخرت کی طرف ہی متوجہ رہتا تھا، دنیا کی اور نفسانی خواہشات کی پرواہ نہیں کرتا تھا، کہیں کوئی مشقت، دکھ اور تکلیف آتی تھی تو اللہ کی طرف سے سمجھ کر اسے برداشت کر لیتا تھا، کوئی گلہ شکوہ نہیں کرتا تھا۔

منافق کا حال

بندہ مؤمن کا پروٹوکول قبر میں اور طرح کا ہو گا، جب کہ منافق کے ساتھ سلوک اور طرح کا ہو گا، منافق شخص منکر نکیر فرشتوں کے جواب نہیں دے سکے گا، وہ ان کے سوال کے جواب میں کہے گا کہ جی! میں تو وہی کہتا ہوں جو لوگوں کو کہتے سنتا تھا، میں کوئی ان سوالوں کے لمبے چوڑے جوابات نہیں جانتا، منکر نکیر اسے کہتے ہیں کہ ہمیں اچھی طرح معلوم تھا کہ تو اسی طرح کا جواب دے گا، پھر زمین اس پر تنگ ہو جاتی ہے، اسے بھینچ ڈالتی ہے، جس کی وجہ سے اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں گھس جاتی ہیں، پھر وہ شخص قبر میں ہی عذاب کے اندر مبتلا کر دیا جاتا ہے، یہ اس وقت تک اس سزا اور عذاب میں مبتلا رہے گا جب تک قیامت برپا نہیں ہو جاتی، قیامت کو اللہ اسے اٹھائے گا۔

قبر تا حد نگاہ کشادہ

بندہ مومن کے سامنے قبر میں دوزخ کا ایک روشن دان کھولا جاتا ہے، یہاں سے وہ دوزخ کو دیکھتا ہے، کہ آگ کے انگارے ایک دوسرے کو کھائے جا رہے ہیں، جب وہ دوزخ کا منظر دیکھ لیتا ہے تو فرشتے اسے اظہار تشکر کی طرف متوجہ کرتے ہیں کہ دیکھ رب تعالیٰ نے تجھے اس مصیبت سے بچایا ہے۔

پھر بندہ مومن کے سامنے قبر میں جنت کی طرف کا ایک روشن دان کھولا جاتا ہے، جس سے وہ جنت کی رونقیں اور جنت کی بیش بہا نعمتیں دیکھتا ہے، پھر اسے کہا جاتا ہے کہ جنت ہی تیرا ٹھکانہ ہے، تو اس یقین پر زندگی گزارتا تھا کہ ایک دن تجھے جنت میں جانا ہے، اور تجھے یقین تھا کہ تو مرنے کے بعد دوبارہ اٹھے گا۔

حدیث شریف میں آتا ہے اس شخص کی قبر تا حد نگاہ وسیع ہو جاتی ہے، اس کی قبر میں ایک کھڑکی کھول دی جاتی ہے جہاں سے اسے جنت کی خوشبوئیں اور ہوائیں آتی رہتی ہیں، اب یہ کامیابی ہے، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے قبر کو آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل قرار دیا ہے۔

جب صور اسرافیل پھونکا جائے گا

پھر جب قیامت آئے گی تو اسرافیل علیہ السلام صور پھونکیں گے، یہ ایسا وقت ہو گا جب کوئی مسلمان نہیں ہو گا اللہ کے منکروں پر قیامت برپا ہو گی، سب لوگ مر جائیں گے، پھر چالیس سال تک دوبارہ صور نہیں پھونکا جائے گا، پھر جب دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو لوگ حساب کتاب کے لیے میدان محشر میں جمع کیے جائیں گے، میدان محشر ملک شام میں قائم کیا جائے گا، جہاں ترازو رکھا جائے گا، میدان محشر میں ایک سو بیس صفیں ہوں گی، ان میں اسی صفیں نبی کریم ﷺ کی امت کی ہوں گی، باقی چالیس صفیں دوسری امتوں کی ہوں گی، جب صفیں کھڑی ہوں گی تو ایک آواز آئے گی کہ آج مجرم لوگ الگ ہو جائیں، تو مجرم لوگ خود ہی صفوں سے الگ ہونا شروع ہو جائیں گے۔

کامیاب و ناکام آدمی

جس شخص کو نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ آواز لگا کر اپنی کامیابی کا اعلان کرے گا کہ دیکھو دیکھو یہ میرا نامہ اعمال ہے، اور جس کو نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ اسے چھپاتا پھرے گا، دائیں ہاتھ میں نامہ اعمال پانے والا کامیاب ہو گا، جب کہ بائیں ہاتھ میں نامہ اعمال لینے والا ناکام و نامراد ہو گا، چنانچہ کامیاب لوگوں کو جنت ک طرف بھیجا جائے گا اور ناکام لوگوں کو دوزخ کی طرف بھیجا جائے گا۔

اس لیے ہمیں کامیاب زندگی اختیار کرنا چاہیے، ناکامی والی زندگی سے بچنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو کامیاب وکامران کردے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرمادیا کہ

فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُور

جو دوزخ کی آگ سے بچالیا گیا اور جنت میں داخل کردیا گیا وہ کامیاب ہو گیا، دنیوی زندگی تو دھوکے کا سازوسامان ہے۔

بس ہم اس کے لیے محنت کریں کہ ہم کامیاب ہو جائیں، کامیابی اللہ تعالیٰ نے بتادی ہے، اس کے لیے تھوڑی بہت مشقت اور محنت ہمیں اس دنیا میں کرنا ہے، جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا، ہمارے نبی کریم ﷺ نے کرکے دکھادیا کوشش کرنا ہے کہ ہم اسی طرح کرتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ کو جس طرح اپنے حبیب سے پیار ہے اسی طرح ان کے جسم سے نکلنے والے اعمال سے بھی اللہ تعالیٰ کو پیار ہے، جب انسان نبی کریم ﷺ کے طریقوں کے مطابق زندگی گزارتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر اپنی رحمت نازل فرماتے ہیں، قرآن میں بتایا بھی گیا ہے کہ اگر تم اللہ کے محبوب بننا چاہتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تمہیں اپنا محبوب بنالے گا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ ہم سب کو کامیاب کردے، وہ دنیا اور آخرت کی ناکامیوں اور نامرادیوں سے ہم سب کی حفاظت فرمائے۔ آمین

(بیان۔جنازہ حکیم محمد صدیق صاحب مرحوم
۴فروری ۲۰۱۸ءاتوار علی الصبح ساڑھے نو بجے)

جانے والے کی یاد

بیان۔ کوٹلی پیر عبد الرحمان باغبانپورہ لاہور

جناب حکیم محمد صدیق صاحب مرحوم کی یاد میں ان کے بیٹے جناب محمد فاروق صاحب اور ان کے داماد جناب سعید احمد صاحب نے ایک تعزیتی جلسہ کروایا، جس میں انہوں نے مہمان خصوصی کے طور پر اس عاجز بندے کو دعوت دی، اس جلسہ میں انہوں نے اپنے عزیزوں، رشتہ داروں اور پڑوسیوں کو مدعو کر رکھا تھا، اس جلسہ میں مردوں کے علاوہ مستورات کی بھی ایک خاصی تعداد شریک تھی، بندہ عاجز نے اس مختصر سے مجمع میں کچھ گوش گزار کیا، جسے اب افادہ عام کے لیے پیش کیا جا رہا ہے۔ (محمود الرشید حدوٹی)

بسم اللہ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ

محترم بھائیو، بزرگو اور دوستو! حکیم محمد صدیق صاحب کی یاد میں ہم یہاں جمع ہوئے ہیں، یہ محفل ان کو ثواب پہنچانے کے لیے منعقد کی گئی ہے، جانے والے تو چلے جاتے ہیں، ان کا وقت پورا ہو جاتا ہے، مگر پیچھے رہ جانے والوں کی ذمہ داری بن جاتی ہے کہ وہ جانے والوں کو اچھے اور عمدہ الفاظ میں یاد کریں، ان کے لیے دعائیں کریں، ان کے درجات کی بلندی کے لیے دعائیں مانگیں، اللہ کی بارگاہ میں ان کی معافی تلافی کے لیے عرض گزار کرتے رہیں۔

قرآن کریم ہمیں سکھاتا ہے کہ اہل ایمان کی بخشش کے لیے دعا کس طرح کی جاتی ہے، جیسے ایک آیت کریمہ میں ہے

وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ (۱۰)

وہ لوگ جو ان کے بعد آتے ہیں وہ یوں کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار! ہمیں معاف کر دیجیے اور ہمارے ان بھائیوں کو معاف کر دیجیے جو ایمان میں ہم سے سبقت لے جاچکے ہیں، اور ہمارے دلوں میں اہل ایمان کے لیے کوئی کھوٹ نہ رکھیے، بے شک آپ مہربان اور نہایت رحم کرنے والے ہیں۔(سورۃ الحشر)

اسی طرح جب ہم دعامانگتے ہیں کہ

رَبِّ اجْعَلْنِی مُقِیمَ الصَّلَاةِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِی رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ (٤٠) رَبَّنَا اغْفِرْ لِی وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِینَ یَوْمَ یَقُومُ الْحِسَابُ (٤١)ابراہیم

اے میرے رب! مجھے نماز قائم کرنے والا بنادیجیے، اور میری اولاد کو بھی، اے میرے رب! میری دعا قبول فرمالیجیے، اے میرے پروردگار! مجھے معاف کر دیجیے اور میرے والدین کو معاف کر دیجیے اور قیامت تک آنے والے اہل ایمان کو معاف کر دیجیے۔

قرآن کریم نے ہمیں ایک راستہ بتادیا ہے، جانے والے تو چلے جاتے ہیں، مگر جو رہ جاتے ہیں ان کا فرض بنتا ہے کہ وہ جانے والوں کی بخشش، ان کی بلندی درجات کے لیے اللہ کی بارگاہ میں عرض کرتے رہیں۔

چونکہ اپنی اپنی باری پر سب کا سفر جاری ہے، کوئی آج جارہا ہے اور کوئی کل جائے گا، کسی نے یہاں رہنا نہیں ہے، ہم ناسمجھی میں دنیا کی رنگ وبو میں مست ومگن ہیں، ہمیں یہاں کی رنگ وبو نے اندھا کیا ہوا ہے، ورنہ چہار سو دنیا میں عبرت کے نمونے بکھرے پڑے ہیں، مگر انسان نے کبھی اس پر سنجیدگی سے غور نہیں کیا، اس کی آنکھیں کھلے طور پر دیکھ رہی ہیں کہ وہ محلات جو کل آباد تھے آج غیر آباد ہیں، ان کے آنگن اور صحن سونے سونے لگتے ہیں۔

ہمیں بار بار بتایا اور سمجھایا گیا کہ یہاں عبرت کے نمونے بکھرے ہوئے ہیں، یہ دنیا جی لگانے کی جگہ بالکل نہیں ہے، یہاں اہل شان پیوند خاک ہوگئے، یہاں کے مکان لامکیں ہوگئے، نامیوں کی ناموری مٹ گئی، سخنوروں کی سخن طرازیاں اختتام پذیر ہوگئیں، یہاں کے آسمان زمین کھاگئی ہے، یہاں جو آیا خالی ہاتھ آیا اور چند گز کا سفید کفن لپٹ کر منوں مٹی تلے جاسویا۔

جو سمجھتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم جیسا کوئی نہیں ہے وہ پیوند زمیں ہوگئے، ملوک و حضور نہیں بچے، تنومند جوان اور بڑھاپے میں پہنچے پچپن والے نہیں بچے، یہاں قیصر و کسریٰ نہیں رہے، یہاں دارا و سکندر نہیں رہے، یہ سب ہاتھ ملتے ہوئے دنیا سے دارالجزا کی سمت روانہ ہوگئے، ان کے ٹھاٹھ باٹھ، کروفر، جاہ و جلال، لشکر و سپاہ سب دھرے کے دھرے رہ گئے۔

یہاں کی خوشیاں غم کھاگئے، یہاں کی شادیاں ماتم میں بدل گئیں، یہاں ہر روز نئے انقلابات اور نئے تماشے رونما ہوتے ہیں، آج کوئی نقشہ جلوہ گر ہے تو کل کوئی اور ہوگا مگر ایک ذات عالی وہ ہے جس کو تغیر نہیں ہے، جسے تبدیلی نہیں ہے، وہ ازل سے ہے اور ابد تک رہے گی، اسے اللہ کہتے ہیں، جسے کبھی موت نہیں آئے گی، جسے کبھی فنا کے گھاٹ نہیں اترنا ہے، وہ حی ہے وہ قیوم ہے۔

انسان کو غور کرنے کی ضرورت ہے اس نے برسہا برس اللہ کی نعمتیں اڑائیں، اچھی طرح کھانے پینے پر اس نے ہاتھ صاف کیے، اس پر عہد طفولیت آیا، اس پر عہد شباب آیا، اس پر بچپن کے بعد پچپن کا زمانہ آیا، اس پر بڑھاپے نے اپنے پنجے گاڑے، یہ ہر دور میں مست و مدہوش ہی رہا، بچپن میں پچپن کی انتظار کرتا رہا، پچپن میں عہد طفلی کو فضول میں گزارنے پر کف افسوس ملتا رہا، مگر اس کے ہاتھ میں کچھ بھی نہ آیا، ایک دن اچانک ملک الموت نے حاضری دی اور اس کی جان قفس

عنصری سے نکال کر چلتا بنا، اجل نے اس کا بالکل صفایا کر دیا، اس کے بینک بیلنس یونہی رہ گئے، اس کی کوٹھیاں محلات یوں ہی پڑے رہ گئے، اس کی زمینیں اور پلاٹ یونہی پڑے رہ گئے اور یہ روانہ ہو گیا۔

جب یہ دنیا میں تھا تو اس کو رہ رہ کر یہی خیال ستاتا تھا کہ سب سے بالا رہوں، سب سے نرالا رہوں، اس کی زیب وزینت پر فرق نہ آئے، اس کے فیشنوں میں کمی واقع نہ ہو، اس کو دنیوی حسن ظاہر نے سخت مغرور بنا رکھا تھا، دھوکے میں مبتلا کر رکھا تھا۔

اسے سمجھایا گیا کہ یہ دنیا عارضی ٹھکانہ ہے، یہ فانی گھر ہے، یہ برف کا پگھلتا بلاک ہے، یہ ڈھلتی چھاؤں ہے، یہ دھوکے کا گھر ہے، یہ مچھر کا پر ہے، یہ مکڑی کا جالا ہے، اس کا منہ کالا ہے، یہ ویسے ہی چمک دمک رہی ہے، اس میں صرف جاذبیت اور کشش ہے۔

اسے بار بار آگاہ کیا جاتا رہا کہ یہ عیش وعشرت کا محل نہیں ہے، موت تجھے تاک رہی ہے، وہ ٹکٹکی باندھے تیری گھڑیاں گن رہی ہے، تو کسی مکروفریب میں کہیں مارا نہ جائے، اس دنیائے دوں اور فانی سے دل نہیں لگاؤ، اس کو مرغوب خیال نہ کرو، مگر جوانی میں یہ کاندھے ہلاتا تھا، بازو لہراتا تھا، مکے دکھاتا تھا، دوسروں کو پچھاڑتا تھا، ہمچوں دیگرے نیست کے نعرے لگاتا تھا۔

اسے ہر انداز میں سمجھایا گیا، اس کے گوش گزار کیا گیا کہ دنیا ہمیشہ کے لیے نہیں ہے، یہاں تیرا رہنا ہمیشہ کے لیے نہیں ہے، یہاں تجھے مستیوں میں مگن ومست نہیں رہنا ہے، یہاں بندگی کے لیے تو آیا ہے اور سرافگندگی کے لیے تجھے بھیجا گیا ہے، اگر بندگی، سرافگندگی نہیں ہوگی تو پھر شرمندگی ہی شرمندگی ہوگی۔

انسان کو یہاں سمجھایا گیا، اسے بتایا گیا، کہ یہاں سب کچھ عارضی اور فانی ہے، یہاں اگر کسی عہدے، منصب اور کسی کرسی پر براجمان ہو گیا تو کیا ہوا؟ سیم وزر کے

خزانے تیری تجوریوں میں بھر دیے گئے تو کیا ہوا؟ تو نے یہاں رعب و دبدبہ دکھلایا تو اس سے کیا ملا؟ بالآخر یہ سب فنا کے گھاٹ اتر جائے گا، بالآخر یہ سب کچھ ختم ہونے والا ہے، اور ختم ہو کر رہے گا، یہاں قیصر، کسریٰ اور جم کے تخت و تاج نہ رہے، یہاں زال و سہراب اور رستم کا سورج غروب ہو گیا، یہاں بڑے بڑے دلیر، بہادر، شیر اور ضیغم پاتال میں اتر گئے، منوں مٹی تلے ڈیرے ڈال دیے، جو کل تک اپنا دم خم دکھلاتے تھے آج خم ہو چکے ہیں۔

موت ایک اٹل حقیقت ہے، جس کا آج تک کسی نے انکار نہیں کیا اور نہ ہی کر سکتا ہے، اس نے بڑے بڑے محلات زمین بوس کیے، بڑے بڑے تنومند پچھاڑ ڈالے، بڑے بڑوں کے کھیل موت نے اجاڑ ڈالے، یہاں سرو قد جوانوں کو موت نے قبر میں پہنچا دیا، کسی کو یہاں قرار نہیں ہے سب فرار ہوں گے، سب کوچ کریں گے، سب چلتے بنیں گے۔

جب سے سلسلہ انسانی کا آغاز ہوا، انسان کو سمجھانے والے زیرک اور عقلاء راہبر بن کر تشریف لائے، جو اس بے خبر انسان کو سمجھاتے چلے گئے کہ کب تک غافل رہے گا سحر ہونے کو ہے، سفر کا آغاز ہونے کو ہے زاد سفر اور رخت سفر باندھ لے، کوچ کی تیاری کر و یہاں کسی نے ہمیشہ نہیں رہنا، کسی بشر اور انسان کا یہ دائمی ٹھکانہ نہیں ہے۔

انسان کو عقبیٰ کی ہمیشہ یاد دلائی جاتی رہی، اسے بتایا جاتا رہا کہ عیش دنیا تو کچھ بھی نہیں ہے، حیات دنیوی کا ساز و سامان اور مال و متاع چند روزہ ہے، اس پر کوئی اعتماد و بھروسہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی کوئی دانا و بینا شخص اس پر اعتماد و بھروسہ کر سکتا ہے، کیونکہ اس نے کبھی کسی سے وفا نہیں کی، کبھی کسی کو سہارا نہیں دیا، یہ تو دھوکے کا گھر ہے۔

واضح، واشگاف اور دوٹوک انداز میں اسے آگاہ کیا جاتا رہا کہ اس دار فانی سے ایک دن تجھے جانا پڑے گا، ان رونقوں، ان روشنیوں، اس چمک دمک سے تجھے نکل کر اندھیری کوٹھڑی میں سونا پڑے گا، یہاں دوستوں کے ساتھ رنگ رلیاں منائی جاتی ہیں جب کہ قبر میں دوستوں کے بغیر تنہا ہی رہنا پڑے گا، یہاں بڑے ساز وسامان، آسائشیں اور سہولتیں جمع کر رکھی ہیں جب کہ قبر میں سب کچھ مفقود ہو گا

سب کوئے فنا کی سمت رواں دواں ہیں، سب سوئے فنا جارہے ہیں، ہر سو جوئے فنا متلاطم ومواج ہے، کسی چیز کی طرف بھی دیکھ لو تو اس سے بوئے فنا آرہی ہے، اس لیے چند روزہ بہار زندگی پر مچلنے اور اٹھکیلیاں کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

بزرگو، بھائیو اور دوستو! موت ایک اٹل حقیقت ہے، ایک دن مرنا ہے، بالآخر موت ہے، ملک الموت کا پنجہ ہے، روح قفس عنصری سے پرواز کر جائے گی، تو ہمیں اس وقت سے پہلے پہلے موت کی تیاری کرنے کی ضرورت ہے۔

جانے والے چلے جاتے ہیں، مگر جانے سے پہلے جانے کی تیاری ضروری ہے، یہاں آدمی کسی رشتہ دار کے ہاں جاتا ہے، جانے سے پہلے کس قدر زور دار تیاری کرتا ہے، کس قدر اہتمام کرتا ہے، بازار سے تحفے اور گفٹ خریدے جاتے ہیں، بڑے بڑے پروگراموں میں جانے سے پہلے کس قدر اہتمام اور تیاری کی جاتی ہے، نئے سوٹ، نئے جوڑے، کپڑے اور جوتے خریدے جاتے ہیں، لوازمات خریدے جاتے ہیں، یہاں چند منٹ یا چند گھنٹے کے لیے جانا ہوتا ہے، کس قدر اہتمام ہوتا ہے، یہاں چند لمحے رہنا ہوتا ہے، مگر اہتمام اور تیاری کس قدر ہوتی ہے، جس دنیا میں چند سال قیام ہے پھر کوچ ہے اس میں کس قدر انسان مصروف ومسرور ومشغول ہے۔

آخرت میں ہمیشہ رہنا ہے، وہاں سے کسی کو واپس نہیں آنا اور نہ ہی یہاں ہمارے بنائے ہوئے مکانات ہوں گے، نہ ہی یہاں ہماری خریدی گئی جائیدادیں

ہوں گی، ہماری دکانیں ہوں گی اور نہ ہی ہماری مارکیٹیں ہوں گی، سب کچھ ملیامیٹ ہو چکا ہو گا، سب کچھ بدل چکا ہو گا، اس زمین کی، ان پہاڑوں کی شکل وصورت بدل جائے گی، ان کی ہیئت تبدیل ہو جائے گی۔

رحمت کائنات، فخر موجودات ﷺ نے فرمایا کہ جب انسان دنیا سے چلا جاتا ہے تو اس کے تمام عمل ختم ہو جاتے ہیں، سوائے اس کے تین اعمال کے، ان تین اعمال میں ایک عمل صدقہ جاریہ ہے، دوسرا جانے والے نے اگر کوئی علم چھوڑا ہے جس سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے تو جانے والے کو اس کا اجر وثواب ملتا رہتا ہے، تیسرا جانے والے نے اپنے پیچھے ایسی اولاد چھوڑی جو صالح اور نیک ہے تو اس اولاد کی دعاؤں کا فائدہ جانے والے کو پہنچتا ہے۔

صدقہ جاریہ سے مراد یہ ہے کہ کسی نے کوئی مسجد بنادی، جس میں لوگ نماز پڑھتے ہیں، اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں، قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں، تو بنانے والے کو اجر ملتا ہے، بلکہ رحمت دوعالم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے مسجد بنائی اس کے لیے اللہ تعالیٰ جنت میں عظیم الشان محل بنائیں گے، ایک ارشاد میں ہے کہ جس نے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے مسجد بنائی اس کے لیے عظیم الشان محل جنت میں اللہ تعالیٰ بنائیں گے۔

رحمت دوعالم ﷺ کا یہاں تک فرمانا ہے کہ جس شخص نے چڑیا کے گھونسلے جتنی مسجد بنائی اس کے لیے بھی عظیم الشان محل جنت میں بنایا جائے گا، چڑیا کے گھونسلے میں عبادت تو نہیں کی جاسکتی مگر آپ نے مسجد کی فضیلت ظاہر فرمادی۔

کسی نے راستہ بنادیا، لوگ اس راستے پر چلتے ہیں تو یہ بھی صدقہ جاریہ ہے، کسی نے پانی کا نلکا لگوادیا، کسی نے ٹیوب ویل لگوادیا، کسی نے ہینڈ پمپ لگوادیا، کسی نے راستے کے کنارے پانی کا ٹینک رکھوادیا، جس سے انسان اور جانور پانی پیتے ہیں تو اس

کا ثواب بھی مرنے والے کو ملتا ہے، کسی نے کوئی کتاب چھپوادی، جس کو لوگ پڑھتے رہتے ہیں، اس سے فائدہ اٹھاتے رہتے ہیں تو کتاب چھپوانے والے کے لیے یہ صدقہ جاریہ ہے، علامہ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں کہ تصنیف و تالیف بہترین صدقہ جاریہ ہے۔

اسی طرح کسی نے کوئی طالب علم تیار کر دیا جو اس کے دنیا سے جانے کے بعد قرآن کریم کو عام کرتا ہے تو مرنے والے کو اس کا فائدہ پہنچے گا، ایک شاگرد آگے شاگرد تیار کرے گا، ہزاروں حافظ، قاری اور عالم اس طرح تیار ہوتے چلے جائیں گے جس کا ثواب اسے ملتا رہے گا۔

اسی طرح کسی نے اپنی اولاد پر محنت کی، انہیں دین سکھایا، انہیں دین دار بنایا، انہیں نیک اور صالح بننے کی طرف متوجہ کیا، یہ اولاد نیک بن گئی، والد کے مرنے کے بعد یہ نیک اولاد اس کے لیے دعا کرتی رہے گی تو اس کو اس کا فائدہ ملتا رہے گا۔

بھائیو، بزرگو اور دوستو! اس فانی دنیا میں جب ہمیشہ نہیں رہنا تو کچھ نہ کچھ اس گھر کے لیے، اس جہان کے لیے کرتے رہنا چاہیے جہاں ہمیشہ رہنا ہے، اللہ کے احکامات کو نبوی تعلیمات کے مطابق پورا کرتے رہنا چاہیے، تھوڑا تھوڑا مل کر دریا بن جاتا ہے، آخرت کے لیے کام ایک ہی دن میں نہیں ہوتا، یہ کام ساری زندگی کرنا پڑتا ہے اور ساری زندگی اس کام میں کھپانا پڑتی ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں راہ راست پر گامزن رکھے، جانے والے کی بخشش فرمائے، یہ دعا ہم نے کرتے رہنا ہے، ایک دوسرے کے لیے غائبانہ دعائیں کرتے رہنا ہے۔

بیان۔ کوٹلی پیر عبد الرحمان، بر مکان جناب محمد فاروق صاحب
۱۱ مارچ ۲۰۱۸ء بعد نماز ظہر

موت کی تیاری

بیان۔ عید وخان بھسین لاہور

۲۱جون ۲۰۱۷ء میں حضرت مولانا قاری مشتاق لاہوری صاحب کے برادر کبیر کی یاد میں عید وخان بھسین لاہور میں ایک تعزیتی جلسہ کیا گیا، جس میں انہوں نے مجھے تعزیتی جلسہ سے کچھ گوش گزار کرنے کے لیے کہا، بندہ نے اس تعزیتی جلسہ میں مختصر سے وقت میں جو گزارشات پیش کی ہیں وہ یہاں افادہ عام کے لیے پیش کی جارہی ہیں، یہ بیان بندہ کی زیر ادارت شائع ہونے والے ماہ نامہ صدائے جمعیت لاہور میں شائع ہو چکا ہے، اسے اب دوبارہ یہاں پیش کیا جارہا ہے۔

بسم اللہ والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ

قال اللہ تعالیٰ كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وقال النبی ﷺ أَكْثِرُوا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ يَعْنِي الْمَوْتَ صدق اللہ العظیم وبلغنا رسولہ النبی الکریم

الموت قدح کل نفس شاربھا والقبر باب کل نفس داخلھا

برادران محترم! ہم یہاں حضرت مولانا قاری محمد مشتاق لاہوری صاحب کے برادر اکبر جناب آس محمد صاحب مرحوم اور ان کے دیگر اعزہ واقربا کی یاد میں منعقد کیے جانے والے تعزیتی پروگرام میں جمع ہیں، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان تمام مرحومین کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور سب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائے۔

حضرات محترم! موت ایک اٹل حقیقت ہے، جس سے کسی کو مفر نہیں ہے، جیسے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ ہر جاندار کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے،

اس فرمان کے تحت کوئی متنفس بھی موت سے نہیں بچ پائے گا۔

مسلم شریف جلد دوم کتاب الفضائل کی روایت ہے ، اللہ تعالیٰ نے ملک الموت کو بھیجا کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی روح نکال لائیں، ملک الموت جب آئے تو حضرت موسیٰ سے اس بات کا ذکر کیا کہ میں آپ کی روح نکالنے کے لیے آیا ہوں، حضرت موسیٰ اللہ کے پیارے اور لاڈلے نبی تھے، انہوں نے یہ بات سن کر ملک الموت کو ایک تھپڑ رسید کر دیا، جس سے ملک الموت کی ایک آنکھ ضائع ہو گئی۔

ملک الموت اسی پھوٹی ہوئی آنکھ کے ساتھ اللہ کی بارگاہ میں پہنچے اور جاکر عرض کیا کہ اے اللہ ! آپ نے مجھے موسیٰ علیہ السلام کی روح نکالنے کے لیے بھیجا تھا، مگر وہ مرنا نہیں چاہتے، انہوں نے تو میری آنکھ نکال دی ہے۔

اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پھر جاؤ اور موسیٰ علیہ السلام سے کہو کہ جناب! آپ بیل کے جسم پر ہاتھ پھیریں، آپ کے ہاتھ کے نیچے بیل کے جتنے بال آئیں گے اتنے سال آپ کی عمر بڑھادی جائے گی۔

حضرت موسیٰ کو ملک الموت نے آکر یہی پیغام سنایا تو حضرت موسیٰ نے ملک الموت سے سوال کیا کہ اتنے سال زندہ رہنے کے بعد پھر کیا ہو گا؟ ملک الموت نے کہا کہ اتنے سال زندہ رہنے کے بعد بھی موت ہی آئے گی، اس کے بعد بھی مرنا ہے، اس بات کو سن کر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ملک الموت سے فرمایا کہ پھر آپ میری جان ابھی نکال لیں۔

موت کا فرشتہ اپنے مقررہ وقت پر آتاہے اور انسان کی جان نکال کر چلا جاتاہے، بہترین انسان وہ ہے جو ہمہ وقت موت کی تیاری میں رہے، اللہ کے احکامات کو پابندی سے پورا کرتا رہے، یہی موت کی تیاری ہے، اذان کی آواز آئے تو سارے کام چھوڑ چھاڑ کر اللہ کی ذات کی طرف متوجہ ہو جائے، نماز باجماعت

ادا کرے، سال کے بعد ایک مہینہ کے روزے رکھ کر اللہ کے حکم کو پورا کرے یہ موت کی تیاری ہے۔

سال بعد اپنے تجارتی مال کا حساب لگائے اور اس پر اگر زکوٰۃ بنتی ہے تو زکوٰۃ ادا کرے یہ موت کی تیاری ہے، سال کے بعد جب فصل اٹھائی جاتی ہے، گندم کی رقم جیب میں منتقل کی جاتی ہے، پھر بنک کی طرف روانہ کی جاتی ہے، بنک کی طرف گندم کی رقم روانہ کرنے سے پہلے کسی مولانا صاحب سے رابطہ کر کے مسئلہ دریافت کیا جائے کہ مولانا اس سال گندم کی اتنی رقم مجھے حاصل ہوئی ہے، شریعت مجھے کیا حکم دیتی ہے۔

مولانا مسئلہ بتائیں گے کہ جناب آپ پر حج فرض ہو گیا ہے، اس لیے آپ حج پر جانے کی تیاری کریں، یہ موت کی تیاری ہے، کیونکہ حج کے لیے لمبے چوڑے نظام کی ضرورت نہیں ہے، جس شخص کے پاس جہاز کے ٹکٹ کی رقم موجود ہو، جس کے پاس حج پر جانے آنے کے باقی اخراجات کی رقم موجود ہو تو اس شخص پر حج فرض ہو جاتا ہے، یہ موت کی تیاری کی طرف اٹھتا قدم ہے۔

موت سے پہلے موت کی تیاری

کامیاب و کامران انسان وہ ہے جو موت سے پہلے موت کی تیاری کرے، مشکوٰۃ شریف کی روایت ہے، حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب انسان مر جاتا ہے، اس کے اعزہ، اقربا اور رشتہ دار اس کی میت کو قبرستان کی طرف لے جاتے ہیں، قبر میں دفنا دیتے ہیں، اس کے بعد چالیس قدم جب یہ لوگ واپس آجاتے ہیں تو اس میت کی قبر میں دو فرشتے آتے ہیں، ان میں سے ایک کا نام منکر ہے اور دوسرے کا نام نکیر ہے، یہ دونوں مردے کو اٹھا کر بٹھاتے اور سہارا دیتے ہیں۔

پھر یہ دونوں فرشتے اس میت سے تین سوال کرتے ہیں، پہلا سوال یہ ہوتا ہے کہ من ربک (تیرا رب کون ہے؟) دوسرا سوال ہوتا ہے کہ من نبیک (تیرا نبی کون ہے؟) ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ کی تصویر اس میت کو دکھائی جاتی ہے کہ تم اس شخص کو جانتے ہو؟ تیسرا سوال یہ ہوتا ہے کہ ما دینک (تیرا دین کیا ہے؟)

جس آدمی نے دنیا میں اللہ کے احکامات مانے ہوں گے، رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات پر عمل کیا ہو گا، وہ تو فر فر جواب دے دے گا کہ ربی اللہ (میرا رب اللہ ہے) نبی محمد ﷺ (میرے نبی حضرت محمد ﷺ ہیں) دینی الاسلام (میرا دین اسلام ہے) اس پر فرشتہ اس میت کو کہے گا کہ نم کنومۃ العروس (تم دلھن کی طرح سو جاؤ) اب یہ بات دلہن ہی جانتی ہے کہ وہ کس طرح سوتی ہے، لیکن میرے خیال میں ایک بات آتی ہے کہ دلہن بے فکر ہو کر سوتی ہے، اسے گھر کے کام کاج کی فکر نہیں ہوتی، اسی طرح میت کو بھی کہا جاتا ہے کہ تو بے فکر ہو کر قبر میں سو جا، تجھے کسی طرح کا غم لاحق نہیں ہو گا، تجھے کسی طرح کی پریشانی نہیں ہو گی۔

پھر اس میت کی قبر تا حد نگاہ وسیع کر دی جاتی ہے، اس کی قبر کشادہ کر دی جاتی ہے، اس کی قبر میں ایک کھڑکی کھول دی جاتی ہے، جس سے جنت کی خوشبوئیں اور جنت کی ہوائیں اس کی قبر میں آنا شروع ہو جاتی ہیں، یہ اس شخص کا اعزاز اور اکرام ہو گا جس نے دنیا میں موت کی تیاری کی ہو گی، جس نے اللہ کے احکامات کو نبی کریم ﷺ کے طریقے کے مطابق پورا کیا ہو گا۔

جس نے موت کی تیاری نہیں کی ہو گی وہ فرشتے کے سوالات کو سن کر حیران اور پریشان ہو جائے گا، وہ ادھر ادھر کی بات کرے گا، اپنے کاروبار، اپنے بزنس کی

بات کرے گا، کوئی تسلی بخش درست جواب نہ دینے کی صورت میں حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ فرشتوں کے ہاتھ میں وزنی ہتھوڑا ہو گا وہ اس کے سر پر ماریں گے تو وہ ستر ہاتھ زمین میں اتر جائے گا، پھر اسے واپس لایا جائے گا، پھر مارے جائے گا، پھر ستر ہاتھ زمین میں اتر جائے گا، یوں قیامت کی صبح تک اس کے ساتھ ہوتا رہے گا۔

محترم دوستو! انسان جتنے سال دنیا میں رہے اسے ایک دن مرنا ہے، اسے ایک دن دنیا سے کوچ کرنا ہے، سب کچھ یہاں چھوڑنا پڑے گا۔

کہاں گئے وہ باغ؟ لاکھوں جن کے مالی تھے
سکندر اعظم جب دنیا سے گئے تو دونوں ہاتھ خالی تھے

کوئی کچھ لے کر نہیں جائے گا، اس کے ساتھ صرف اپنے اعمال جائیں گے، اچھے اعمال کیے تو وہ ساتھ جائیں گے، برے اعمال کیے تو وہ ساتھ جائیں گے۔

پھر کوئی یوں سمجھے کہ مجھے موت نہیں آئے گی، یہ بھی درست نہیں ہے، اس لیے کہ

اَلمَوتُ قَدح كُلُّ نَفسٍ شَاربُها

موت ایسا پیالہ ہے جسے ہر شخص پیے گا،

وَالقَبرُ بَاب كُلُّ نَفسٍ دَاخِلُها

قبر ایسا دروازہ ہے، جس سے ہر شخص کو گزرنا ہے

اس لیے دوستو بس موت کی تیاری کی جائے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی سمجھ کی توفیق عطا فرمائے۔ سبحانک اللھم وبحمدہ سبحان اللہ العظیم

خطاب۔ بمقام عید وحنان بھسین لاہور، ۲۱ جون ۲۰۱۷)

سانحہ ارتحال

بیان۔ جنازہ گاہ فردوس مارکیٹ لاہور

ہمارے بہت ہی محترم دوست ، بھائی، کرم فرما، شفیق، جناب چوہدری محمد حیات صاحب بانی ومدیر جامعہ رحیمیہ صدیق اکبر للبنات گلبرگ لاہور نے اپنی وفات سے پہلے وصیت فرمادی تھی کہ میری نماز جنازہ مولانا محمودالرشید حدوٹی صاحب نے پڑھانی ہے، اسی وصیت کے مطابق ان کے صاحبزادگان جناب قاری عبدالرحمٰن رحیمی اور جناب عبیدالرحمٰن آزاد نے مجھے فون کر کے یہ روح فرسا خبر دی کہ جناب چوہدری محمد حیات صاحب قضائے الٰہی سے انتقال فرماگئے ہیں اور نماز جنازہ آپ نے پڑھانی ہے، چنانچہ وقت مقررہ سے پہلے گلبرگ لاہور میں حاضری ہوئی، جہاں اظہار تعزیت کرنے کے بعد معروف عالم دین جناب قاری غفران صاحب خطیب الفتح مسجد کے ہمراہ فردوس مارکیٹ لاہور کے قبرستان پہنچے جہاں بندہ نے حاضرین وزائرین کے سامنے چند منٹ چند باتیں گوش گزار کیں، جو اپنے قارئین کی خدمت میں افادہ عام کے لیے پیش کی جارہی ہیں، اللہ تعالیٰ قبول ومنظور فرمائے۔(محمودالرشید حدوٹی)

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم، امابعد

بچھڑا کچھ اس ادا سے کہ رُت ہی بدل گئی
اک شخص سارے شہر کو ویران کر گیا

محترم بھائیو، بزرگو اور دوستو! آج ہم اپنے بھائی ،دوست جناب چوہدری محمد حیات صاحب کو لحد کے سپرد کرنے کے لیے یہاں جمع ہوئے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت فرمائے اور ان کے جملہ پسماندگان کو صبر جزیل عطا فرمائے، اللہ تعالیٰ نے جانے والے میں بے شمار خوبیاں رکھی تھیں، وہ یوں تو کسی مدرسہ کے فاضل ، کسی درجہ تجوید وقرات کے فاضل تو نہ تھے، مگر ان سے محبت رکھنے والے تھے۔

چوہدری محمد حیات صاحب سے میرا اس زمانے سے تعلق تھا جب میں ان کے قائم کردہ مدرسہ میں درس نظامی کی کتابیں پڑھانے کے لیے جامعہ اشرفیہ سے آیا کرتا تھا، فقہ اور حدیث کے اسباق میں نے یہاں پڑھائے، بخاری و مسلم، مشکوٰۃ المصابیح اور ہدایہ جیسی کتابیں ان کے مدرسہ میں پڑھائیں۔

چوہدری صاحب کو اللہ تعالیٰ نے بڑی خوبیوں سے نوازا ہوا تھا، علاقہ بھر میں قرآن کریم کی تعلیم عام کرنے میں ان کا بڑا عمل دخل تھا، ان کے گھر والے (استانی جی) فنافی القرآن ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کو قرآن کریم سے والہانہ محبت عطا فرمار کھی ہے، وہ صبح سے شام تک قرآن کریم کی تدریس میں محو رہتی ہیں، جناب چوہدری صاحب مدرسہ کے امور خارجہ سرانجام دیتے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے ان کے گھرانے پر یہ کرم فرمایا کہ ان کے دو بیٹے قرآن کریم کے حافظ ہیں، ان کی دو بیٹیاں قرآن کریم کی حافظہ ہیں، ان کے گھرانے کے سارے لوگ ہی قرآن کے ساتھ وابستہ ہیں، اور دن رات قرآنی خدمت میں مصروف عمل ہیں، یہ سب چوہدری محمد حیات صاحب کا صدقہ جاریہ ہے۔

رحمت کائنات ﷺ نے فرمایا کہ جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کے عمل ختم ہو جاتے ہیں، سوائے تین اعمال کے، ان میں ایک صدقہ جاریہ، ایک نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرے اور ایک وہ شخص جس نے اپنے پیچھے علم چھوڑا، جس سے اس کا فیضان پھیلتا ہے، پھر پیچھے رہ جانے والے جب جانے والے کے لیے ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اسے فائدہ پہنچاتے ہیں۔

اس مجمع میں حفاظ قرآن، قرائے قرآن اور علماء کرام کی ایک بڑی تعداد موجود ہے، ہم سب دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے چوہدری محمد حیات صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جزیل عطا

فرمائے اور ان کے جاری کیے ہوئے ادارے کی خدمات اپنی بار گاہ عالیہ میں قبول ومنظور فرمائے۔

ہماری دعا ہے کہ جناب قاری عبد الرحمان، قاری عبید الرحمان ان کے سچے جانشین بنیں اور ان کے اس مشن کو وہاں سے آگے لے کر جائیں جہاں سے انہوں نے چھوڑا تھا، انسان ہونے کے ناطے جو کمی کوتاہی ان سے سرزد ہوئی ہے اللہ تعالیٰ اپنے حبیب نبی کریم ﷺ کے طفیل معاف فرمادے۔

بس دوستوں سے یہی عرض کروں گا کہ دوستو پہلے ہم سنتے تھے کہ موت، مرض اور مہمان پوچھ کر نہیں آتے، اب ان میں صرف ایک بات کی تبدیلی دکھائی دیتی ہے کہ مہمان آنے سے پہلے فون کر دیتا ہے کہ میں آپ سے ملنا چاہتا ہوں، مہمان اس لیے فون کرتا ہے کہ میزبان اچھا پروٹوکول دے، اچھی خدمت کرے، اچھے اچھے کھانے تیار کرے، کوئی مہمان پہلے ہی کہہ دیتے ہیں کہ صرف ملاقات مقصود ہے، مگر موت اور بیماری آج بھی کسی سے پوچھ کر نہیں آتے۔

جب موت اور مرض پوچھ کر نہیں آتے تو میری عرض یہ ہے کہ ہم مرنے سے پہلے مرنے کی تیاری کریں، اللہ کے احکامات کو نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کے مطابق پورا کرتے چلے جائیں، بس ان شاء اللہ پھر خیر ہی خیر ہے۔ اللہ ہم سب کو دین پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(بیان: ۱۶ جنوری ۲۰۱۸ء جنازہ گاہ فردوس مارکیٹ گلبرگ لاہور)

مولانا محمود الرشید حدوٹی عباسی

خلیفہ مجاز بیعت

حضرت شاہ ڈاکٹر عبدالمقیم صاحب مدظلہ

کی چند شاہکار تصانیف

نمبر	تصنیف	نمبر	تصنیف
۱	اسلامی نظام حیات	۱۷	فضائل مصطفی ﷺ
۲	اسلام کا معاشی نظام	۱۸	کلام نبوی کی کرنیں
۳	اسلامی عبادات	۱۹	معارف الفرقان (جلد اول)
۴	اسلامی عقائد	۲۰	معارف الفرقان (جلد دوم)
۵	تقابل ادیان	۲۱	معارف الفرقان (جلد سوم)
۶	اسلام اور مسیحیت	۲۲	معارف الفرقان (جلد چہارم)
۷	اسلام اور یہودیت	۲۳	معارف الفرقان (جلد پنجم)
۸	اسلام اور ہندومت	۲۴	معارف الفرقان (جلد ششم)
۹	کلام ربانی کی کرنیں	۲۵	معارف الفرقان (جلد ہفتم)
۱۰	سفید سمندر کے ساحل تک (لیبیا	۲۶	معارف الفرقان (جلد ہشتم)
۱۱	تپتے صحرا (سفرنامہ ٹمبکٹو)	۲۷	معارف الفرقان (جلد نہم)
۱۲	کاروان حرمین (سفرنامہ)	۲۸	معارف الفرقان (جلد دہم)
۱۳	سلگتے ریگزار (سفرنامہ نیجر)	۲۹	معارف الفرقان (جلد یازدہم)

نمبر	عنوان	نمبر	عنوان
١٤	دریائے نیل کے ساحل تک (یوگنڈہ)	٣٠	معارف الفرقان (جلد دوازدہم)
١٥	جزیروں کے دیس میں (انڈونیشیا)	٣١	شاتم رسول ﷺ کی شرعی سزا
١٦	تاریخ عزیمت	٣٢	خطبات دعوت (مجموعہ بیانات)
٣٣	آخری دس سورتوں کی تفسیر	٥٥	فضائل مسجد
٣٤	عبرت ناک زلزلہ	٥٦	بے غبار تحریریں (کالم)
٣٥	اسلام اور عورت	٥٧	مسلمان کون ہوتا ہے؟
٣٦	اسلام میں عورت کا مقام	٥٨	امیر عزیمت کی داستان حیات
٣٧	اسلام اور نوجوان	٥٩	مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ
٣٨	دعوت و تبلیغ	٦٠	درد دل (کالموں کا مجموعہ)
٣٩	مطالعہ اسلام	٦١	روزہ (قرآن وسنت کی روشنی میں)
٤٠	اہل سنت والجماعت	٦٢	زکوٰۃ، صدقات، خیرات
٤١	دیوار چمن سے زنداں تک	٦٣	حج (قرآن وسنت کی روشنی میں)
٤٢	گستاخ دین صحافی	٦٤	حج کے بعد زندگی کیسے گزاریں
٤٣	الدرر السنیہ فی الاحادیث القدسیہ	٦٥	عورت کی حکمرانی
٤٤	حدیقۃ الحضارہ فی العربیۃ المختارہ	٦٦	دعائے انبیاء
٤٥	مصباح الصرف	٦٧	مناجات نبوی (نبوی دعائیں)
٤٦	مصباح النحو	٦٨	مطالعہ مذاہب
٤٧	رشوت ستانی	٦٩	صلاۃ وسلام علی سید الانام
٤٨	بت شکن	٧٠	قرآن اور حاملین قرآن
٤٩	بسنت کا تہوار	٧١	مطالعہ قرآن (اول)
٥٠	موت کا سوداگر	٧٢	مطالعہ قرآن (دوم)
٥١	ایمان کے ڈاکو	٧٣	مطالعہ قرآن (سوم)

۵۲	بحر ظلمات کے ساحل تک	۷۴	مطالعہ قران (پنجم)
۵۳	اسلام اور پیغمبر اسلام	۷۵	مطالعہ قرآن (ششم)
۵۴	غازی عبد الرشید شہیدؒ	۷۶	مطالعہ قرآن (ہفتم)
۷۷	مطالعہ قرآن (ہشتم)	۹۹	معراج النبی ﷺ
۷۸	حضرت سیدنا صدیق اکبر	۱۰۰	چہار شنبہ کی شرعی حیثیت
۷۹	حضرت سید عمر فاروق	۱۰۱	زاد محمود فی فضائل درود
۸۰	حضرت سیدنا عثمان غنی	۱۰۲	علماء کرام کا مقام
۸۱	حضرت سیدنا علی المرتضیٰ	۱۰۳	بیت المقدس
۸۲	شہید کربلا	۱۰۴	ختم نبوت
۸۳	حضرت سیدنا امیر معاویہ	۱۰۵	زاد الصالحین
۸۴	نغمہ زنداں (جیل کی تقریریں)	۱۰۶	عربی زبان
۸۵	معارف الحدیث (جلد اول)	۱۰۷	ارمغان مقیم
۸۶	معارف الحدیث (جلد دوم)	۱۰۸	سنت مصطفی ﷺ
۸۷	معارف الحدیث (جلد سوم)	۱۰۹	تزکیہ نفس
۸۸	معارف الحدیث (جلد چہارم)	۱۱۰	جہیز کی شرعی حیثیت
۸۹	معارف الحدیث (جلد پنجم)	۱۱۱	ذوق خطابت
۹۰	معارف الحدیث (جلد ششم)	۱۱۲	مضامین فی سورۃ یاسین
۹۱	معارف الحدیث (جلد ہفتم)	۱۱۳	ختم بخاری شریف
۹۲	نماز کتاب	۱۱۴	مضامین بخاری شریف
۹۳	فیضان حقانی (تبصرے)	۱۱۵	تقدیر کیا ہے؟
۹۴	مجلس ذکر	۱۱۶	فکر آخرت
۹۵	شان امت محمدی	۱۱۷	یوم دفاع پاکستان